77

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فی اکرام المسلم

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعین اکرام مسلم



تالیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله ﷺ:
نَضَّرَ اللهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

77
سلسلة اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثًا
فى اكرام المسلم

اربعین
اِکرام مسلم

تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: **اربعینِ اکرامِ مسلم**

تالیف: **ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی**

ترتیب، تخریج و اضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهُ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]- وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ- أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم وانتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع ونقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت وقدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . . ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔۔۔ الآیة ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْكُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِیْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلَی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَکَیْفَ لَا یَکُوْنُ؟ هُوَ بَیَانُ طُرُقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَأَکْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔"[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .))[2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔))[1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔[2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحد ثین اَرْبَـعِینَات جمع کی ہیں۔"أَلْاَرْبَعُوْنَ فِی اِکْرَامِ الْمُسْلِمِ" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. أَمَّا بَعْدُ!

مسلمان کے ساتھ حسن سلوک

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ (البقرة: 83)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور ماں باپ اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں سے احسان کرو گے اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔''

حدیث 1

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا.)) [1]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق سب لوگوں سے اچھا تھا۔''

حدیث 2

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: 6017.

سِنِينَ ، وَاللّٰهِ! مَا قَالَ لِي: أُفًّا قَطُّ ، وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا؟ وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا؟)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے (تقریباً) دس سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی، اللہ کی قسم! آپ نے مجھ سے کبھی اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی کسی چیز کے لیے مجھ سے یہ کہا کہ تم نے فلاں کام کیاں کیا؟ یا فلاں کام کیوں نہ کیا؟''

مسلمان بچوں سے پیار

حدیث 3

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالُوا: أَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالُوا: لٰكِنَّا، وَاللّٰهِ! مَا نُقَبِّلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَوَأَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ.)) [2]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کچھ اعرابی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھنے لگے، کیا تم اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہو؟ صحابہ کرام نے کہا، ہاں تو وہ کہنے لگے، لیکن ہم اللہ کی قسم! بوسہ نہیں دیتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور میں کیا کروں، اگر اللہ نے تمہارے دلوں سے رحمت نکال لی ہے۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: 6011.

[2] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: 6027.

مسلمان پر خرچ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾

(البقرة: 274)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ اپنے مال خرچ کرتے ہیں رات اور دن میں، چھپا کر اور ظاہر، ان کے رب کے ہاں ان کے لیے اجر ہے، نہ انھیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

حدیث 4

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، اِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام، كَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ، فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ، فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْقُرْآنَ، فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ .)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر (اچھی چیزوں) میں تمام انسانوں میں سے زیادہ سخی تھے اور آپ رمضان کے مہینے میں سخاوت میں بہت ہی زیادہ بڑھ جاتے تھے۔ جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان کے مہینے میں اس کے ختم ہونے تک (روزانہ آ کر) آپ سے ملتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے قرآن مجید کی قرأت فرماتے تھے۔ اور جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے آ کر ملتے تھے تو آپ خیر (کے عطا کرنے) میں بارش

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: 6009.

برسانے والی ہواؤں سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔''

مسلمان کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ ﴾ (الضحٰی : 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور پس سوالی کو مت جھڑکو۔''

حدیث 5

((وَعَنْ جَابِرِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ ، فَقَالَ: لَا .))[1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی چیز کے مانگنے پر نہ، نہیں کہا۔''

مسلمان کو احتراماً بوسہ دینا

حدیث 6

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ اَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ ، فَقَالَ: اِنَّ لِي عَشْرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِّنْهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّهُ مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ .))[2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا، آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے، انہوں نے

---

1. صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: 6018.
2. صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: 6028.

کہا: میرے دس بچے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو کبھی بوسہ نہیں دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔''

مسلمان کے سامنے بے حیائی نہ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۱۹﴾

(النور : 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

حدیث 7

((وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْكُوفَةِ، فَذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا.)) [1]

''اور جناب مسروق نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ آئے تو ہم (ان کے ساتھ آنے والے) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے جا کر ملے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا اور کہا: آپ ﷺ نہ طبعاً زبان سے کوئی بری بات نکالنے والے تھے اور نہ تکلف کر کے برا کہنے والے تھے، نیز انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے سب سے

[1] صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم: 6033.

اچھے لوگ وہ ہیں جو اخلاق میں سب سے اچھے ہیں۔''

مسلمان سے خندہ پیشانی سے ملنا

حدیث 8

((وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَثِيرًا، كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ، وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ ﷺ.))[1]

''اور سماک بن حرب سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں شرکت کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، بہت شرکت کی، آپ جس جگہ پر صبح کی نماز پڑھتے تھے تو سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے نہیں اٹھتے تھے، جب سورج نکل آتا تو آپ وہاں سے اٹھتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جاہلیت کے (کسی نہ کسی) معاملے کو لیتے اور (اس پر باہم) بات چیت کرتے تو ہنسی مذاق بھی کرتے، (لیکن) آپ ﷺ (صرف) مسکراتے تھے۔''

مسلمان خواتین کا احترام

حدیث 9

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: 6035.

اَسْفَارِهِ، وَغُلَامٌ اَسْوَدُ يُقَالُ لَهٗ: اَنْجَشَةُ، يَحْدُو ، فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا اَنْجَشَةُ؟ رُوَيْدَكَ، سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ .))[1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی سفر پر تھے اور آپ کا انجشہ نامی حبشی (سیاہ فام) غلام حدی خوانی کر رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انجشہ! آبگینوں کے لیے، سواری آہستہ آہستہ ہانکو۔''

مسلمان کے ساتھ تواضع برتنا

حدیث 10

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ، فَمَا يُؤْتَى بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهٗ فِيهِ، فَرُبَّمَا جَاؤُوهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهٗ فِيهَا .))[2]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینہ کے خادم (غلام) اپنے برتن لے آتے جن میں پانی ہوتا، جو بھی برتن آپ کے سامنے لایا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اس میں ڈبوتے، بسا اوقات سخت ٹھنڈی صبح میں برتن لائے جاتے تو آپ (پھر بھی) ان میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: 6036.
[2] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: 6042.

مسلمان سے ذاتی انتقام نہ لینا

حدیث 11

((وَعَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.)) [1]

''اور نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے (ایک کا) انتخاب کرنا ہوتا تو آپ ان دونوں میں سے زیادہ آسان کو منتخب فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا۔ اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ سب لوگوں سے بڑھ کر اس سے دور ہوتے۔ آپ ﷺ نے اپنی خاطر کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، سوائے اس صورت کے کہ اللہ کی حد کو توڑا جاتا۔''

مسلمان کے ساتھ خوش طبعی کرنا

حدیث 12

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا، قَالَ: إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا.)) [2]

---

1. صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: 6045.
2. سنن ترمذى، كتاب البر والصلة، رقم: 1990، سلسلة الصحيحة، رقم: 1726.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے تعجب اور حیرت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہم سے ہنسی اور خوش طبعی کی باتیں فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ہاں، لیکن کوئی غلط اور خلافِ واقعہ بات نہیں کہتا۔''

مسلمان بیوی سے حسن سلوک

حدیث 13

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهِ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِي.)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے بہتر ہو اور میں تم میں سب سے زیادہ بہتر ہوں اپنی بیویوں کے لیے۔''

مسلمان کی فوتگی پر تعزیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (الحشر: 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی

[1] سنن ابن ماجه، رقم: 1977، سلسلة الصحيحة، رقم: 285.

کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

حدیث 14

((وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہٗ مَاتَ لَہٗ ابْنٌ فَکَتَبَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ ﷺ التَّعْزِیَۃَ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَیْكَ، فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْكَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَا، اَمَّا بَعْدُ! فَاَعْظَمَ اللّٰہُ لَكَ الْاَجْرَ، وَاَلْھَمَكَ الصَّبْرَ، وَرَزَقَنَا وَاِیَّاكَ الشُّکْرَ، فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَھْلَنَا مِنْ مَّوَاھِبِ اللّٰہِ الْھَنِیْئَۃِ وَعَوَارِیْہِ الْمُسْتَوْدَعَۃِ مَتَّعَكَ اللّٰہُ بِہٖ فِیْ غِبْطَۃٍ وَّسُرُوْرٍ وَّقَبَضَہٗ مِنْكَ بِاَجْرٍ کَبِیْرٍ، اَلصَّلٰوۃُ وَالرَّحْمَۃُ وَالْھُدٰی اِنِ احْتَسَبْتَہٗ، فَاصْبِرْ وَلَا یُحْبِطُ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا یَرُدُّ مَیِّتًا وَلَا یَدْفَعُ حَزَنًا وَّمَا ھُوَ نَازِلٌ فَکَانَ قَدْ، وَالسَّلَامُ.)) [1]

''اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا فوت ہوگیا تو نبی ﷺ نے ان کو یہ تعزیتی خط لکھا (غالباً وہ اس زمانے میں یمن میں تھے) خط کا مضمون یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ! یہ خط اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے نام ہے، تم پر سلامتی میں اللہ کا شکر اور اس کی حمد وتعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ تم بھی اللہ کا شکر اور اس کی تعریف کرو۔ امابعد! اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم دے اور تمہیں صبر دے اور ہمیں اور تمہیں شکر کی توفیق

---

[1] كنز العمال، رقم: 42621.

بخشے۔ ہماری اپنی جانیں اور مال اور بال بچے یہ سب اللہ کی خوشگوار نعمتیں ہیں اور یہ ہمارے پاس اللہ کی رکھی ہوئی امانتیں ہیں۔ جب تک یہ تمہارے پاس رہیں مسرت اور خوشی تمہیں ملے اور ان کے چلے جانے کے بعد اللہ اجر عظیم سے نوازے۔تمہارے لیے خدا کی رحمت اور انعام اور ہدایت ہو اگر اجر آخرت کی نیت سے صبر کیا۔ پس تم صبر کرو اور دیکھو تمہاری بے قراری اور بے صبری تمہیں اجر سے محروم نہ کرے ورنہ پچھتاؤ گے، اور اس بات کا یقین کرو کہ بے صبری سے کوئی مرنے والا لوٹ کر نہیں آ سکتا اور نہ غم دور ہوسکتا ہے اور جو حادثہ واقعہ ہوا ہے اسے تو ہونا ہی تھا۔"

مجلس میں چھوٹے بچوں کو اہمیت دینا

حدیث 15

((وَعَنْ قُرَّةَ ابْنِ إِيَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فِيْهِمْ رَجُلٌ لَّهٗ اِبْنٌ صَغِيْرٌ يَّأْتِيْهِ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهٖ فَيُقْعِدُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ فَهَلَكَ فَامْتَنَعَ الرَّجُلُ اَنْ يَّحْضُرَ الْحَلْقَةَ لِذِكْرِ ابْنِهٖ، فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ، مَالِيْ لَا أَرَىٰ فُلَانًا؟ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بُنَيُّهُ الَّذِىْ رَأَيْتَهٗ هَلَكَ، فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلَهٗ عَنْ بُنَيِّهٖ فَأَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ هَلَكَ فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا فُلَانُ! اَيُّمَا كَانَ اَحَبَّ اِلَيْكَ؟ اَنْ تَتَمَتَّعَ بِهٖ عُمْرَكَ، اَوْلَا تَأْتِىْ اِلٰى بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَّهٗ قَدْ سَبَقَكَ اِلَيْهِ يَفْتَحُهُ لَكَ. قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، بَلْ يَسْبِقُنِىْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُهَا، لَهُوَ اَحَبُّ اِلَىَّ قَالَ:

فَذَاكَ لَكَ .)) [1]

''اور حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نشست فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ جاتے، ان بیٹھنے والوں میں ایک صاحب تھے جن کا ایک چھوٹا بچہ تھا، یہ بچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے سامنے بٹھا لیتے، پھر ایسا ہوا کہ وہ بچہ فوت ہوگیا تو بچے کے باپ اس کے غم میں کچھ دنوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں نہیں آئے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ فلاں شخص کیوں نہیں آتا؟ کیا بات ہے؟ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ ان کا چھوٹا بچہ جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تھا اس کا انتقال ہوگیا (شاید اسی وجہ سے وہ نہیں آرہے ہیں)۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ملاقات کی اور بچے کے بارے میں دریافت فرمایا، جب انہوں نے بتایا کہ اس بچے کا انتقال ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تسلی دی پھر فرمایا: بتاؤ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ کیا یہ بات پسند ہے کہ وہ بچہ زندہ رہے یا یہ پسند ہے کہ وہ بچہ پہلے جائے اور جنت کا دروازہ تمہارے لیے کھولے اور جب تم پہنچو تو وہ تمہارا استقبال کرے۔ اس شخص نے کہا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہی بات پسند ہے کہ وہ مجھ سے پہلے جنت میں جائے اور میرے لیے جنت کا دروازہ کھولے یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بچہ اس لیے تمہاری زندگی میں مرا ہے تا کہ وہ تمہارے لیے جنت کا دروازہ کھولے۔''

[1] سنن نسائی، کتاب الجنائز، رقم: 2088۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

مسلمان مسافروں کا خیال

حدیث 16

((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ ، فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ ، وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْلَهُمْ .)) ❶

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں قافلے کے پیچھے رہتے، کمزوروں کو چلاتے اور انہیں اپنی سواری پر پیچھے بٹھا لیتے اور ان کے لیے دعا فرماتے۔''

حدیث 17

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلَّ ثَلَاثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ ، فَكَانَ اَبُو لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: نَمْشِيْ عَنْكَ ، قَالَ: مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّيْ ، وَمَا اَنَا اَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا .)) ❷

''اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر ایک اونٹ پر تین آدمی ہوتے تھے (سواریوں کی قلت تھی) تو ابولبابہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باری پیدل چلنے کی آتی تو دونوں کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر چلیں ہم پیدل چلیں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ سنن ابوداؤد، رقم :2639۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❷ مسند احمد :422/1، مشکوۃ، رقم :3915۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فرماتے کہ تم دونوں مجھ سے طاقتور نہیں ہو اور تم دونوں سے زیادہ پیدل چلنے کے اجر کا طالب میں ہوں۔"

مظلوم مسلمان کی مدد کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ﴾ (آل عمران : 57)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔"

حدیث 18

((وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ: تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ)) [1]

"اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم مظلوم کی تو مدد کر سکتے ہیں، لیکن ظالم کی مدد کس طرح کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ظلم سے اس کا ہاتھ پکڑ لو۔ (یہی اس کی مدد ہے)"

مسلمانوں سے نرمی سے پیش آنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝ ﴾ (لقمان : 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اپنی رفتار میں میانہ روی کر اور اپنی آواز پست کر، یقیناً بد سے بدتر آواز گدھوں کی آواز ہے۔"

---

[1] صحيح بخاري، كتاب المظالم، رقم: 2444.

حدیث 19

((وَعَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ.))❶

''اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نرمی جس چیز میں بھی ہوگی اسے زینت بخشے گی، اور اسے جس چیز سے نکال دیا جائے وہ اسے بدنما کردے گی۔''

اپنے سے بڑے مسلمان کا احترام

حدیث 20

((وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ لَمْ يَجُلَّ كَبِيْرَنَا، وَيَرْحَمْ صَغِيْرَنَا.))❷

''اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص میری امت میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔''

اہل اسلام سے محبت کرنا

حدیث 21

((وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ

❶ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 6602.

❷ مسند احمد 323/5۔ شیخ شعیب الارناؤط نے اسے ''صحیح لغیرہ'' کہا ہے۔

عَلٰی شَیْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ .))[1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں نہیں جاسکتے تاوقتیکہ پورے مؤمن نہ ہو جاؤ، اور یہ ممکن نہیں جب تک کہ تم میں باہم محبت نہ ہو جائے۔ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتا دوں جس کے کرنے سے تمہارے درمیان محبت اور یگانگت پیدا ہو جائے (وہ یہ ہے کہ) سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ۔''

اہل اسلام کو سلام پیش کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِيْبًا ۝ ﴾ (النساء : 86)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا انہی الفاظ کو لوٹا دو، بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔''

حدیث 22

((وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا لَقِیَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ ، فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا .))[2]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو چاہیے کہ اسے سلام کرے، پھر اگر دونوں کے درمیان کوئی درخت، دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور پھر ملنا ہو تو پھر سلام کہنا چاہیے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم : 54 .

[2] سنن ابی داؤد، کتاب الادب رقم :5200، سلسلة الصحیحة رقم :186 .

مسلمانوں کے چھ حقوق کا خیال رکھنا

حدیث 23

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ، قِیْلَ: مَا هُنَّ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: إِذَا لَقِیْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ، وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ، وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ، وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهُ فَشَمِّتْهُ، وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَاِذَا مَاتَ فَاتْبَعْهُ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں: جب تیری اس سے ملاقات ہو تو اسے سلام کہو، جب دعوت پر مدعو کرے تو دعوت قبول کرو، جب نصیحت طلب کرے تو اسے نصیحت کرو، چھینک مار کر ''الحمد للّٰه'' کہے تو اس کے جواب میں تم ''یرحمك اللّٰه'' کہو، جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب وفات پا جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کرو۔''

مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرنا

حدیث 24

((وَعَنْ تَمِیمٍ الدَّارِیِّ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: الدِّیْنُ النَّصِیحَةُ. قُلْنَا لِمَنْ قَالَ: لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُولِهٖ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِینَ

[1] صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم: 5651.

وَعَامَّتِهِمْ .)) ❶

''اور سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے۔ہم نے کہا: کس سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ سے، اس کی کتاب سے، اس کے رسول سے، مسلمانوں کے حکمرانوں سے اور عام مسلمانوں سے۔(دین خیر خواہی ہے)۔''

مسلمان کی تیمارداری کرنا

حدیث 25

((وَعَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ .)) ❷

''اور سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک مسلمان جب اپنے مریض مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ اتنی دیر جنت کے باغوں سے خوشہ چینی کرتا ہے۔''

حدیث 26

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ، يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: يَاابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُودُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ

❶ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: 196.
❷ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 6552.

عُـدْتَـهٗ لَوَجَدْتَنِی عِنْدَهٗ؟ یَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِی ، قَـالَ: یَـا رَبِّ! وَكَیْفَ اُطْعِمُكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِینَ ، قَالَ: اَمَا عَـلِـمْـتَ اَنَّـهٗ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِی فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَـوْ اَطْـعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِی؟ یَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَیْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِی ، قَالَ: یَارَبِّ! كَیْفَ اَسْقِیكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِینَ ، قَـالَ: اسْتَسْـقَـاكَ عَبْدِی فُلَانٌ فَـلَـمْ تَسْقِهٖ ، اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَیْتَهٗ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِی .))[1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرزند آدم سے فرمائے گا کہ اے ابن آدم! میں بیمار پڑا تھا تو نے میری خبر نہیں لی۔ بندہ عرض کرے گا کہ اے میرے مالک و پروردگار! میں کیسے تیری تیمار داری یا بیمار پرسی کرسکتا تھا تُو تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے علم نہیں ہوا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تھا، تو نے اس کی عیادت نہیں کی اور خبر نہیں لی۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی خیریت اور تیمار داری کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا: میں تجھے کیسے کھانا کھلاسکتا تھا تُو تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا، تو نے اس کو کھانا نہیں دیا۔ کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کو میرے پاس پالیتا۔ اے ابن آدم! میں نے پینے کے لیے تجھ سے پانی مانگا تھا، تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کرے گا: میں تجھے پانی کیسے پلاتا؟ تُو تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 6556.

فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا، تو نے اس کو نہیں پلایا۔ سن! اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو اس کو میرے پاس پالیتا۔

مسلمان کی چھینک کا جواب دینا

حدیث 27

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ یَقُولُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِیَادَةُ الْمَرِیضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِیتُ الْعَاطِسِ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا، اور چھینکنے والے پر ''یرحمک اللہ'' کہہ کر اس کے لیے دعائے رحمت کرنا۔''

مسلمان کے جنازے میں شرکت

حدیث 28

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى یُصَلِّیَ فَلَهُ قِیرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِیرَاطَانِ، قِیلَ: وَمَا الْقِیرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1240، صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم: 2162.

الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ .)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جنازے میں شرکت کی، اور نماز جنازہ پڑھی، تو اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے، اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوں گے؟ فرمایا: دو عظیم پہاڑوں کے برابر۔''

مسلمان سے قطع رحمی نہ کی جائے

حدیث 29

((وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا، وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ .)) [2]

''اور سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کو تین راتوں سے زیادہ (عرصہ کے لیے) چھوڑ دے (یعنی اس سے روٹھا رہے) ایسے کہ وہ دونوں ملیں تو ایک ادھر منہ پھیر لے، اور دوسرا اُدھر منہ پھیر لے، تو ان دونوں میں بہتر سلام کے ساتھ ابتدا کرنے والا ہے۔''

مسلمانوں کے متعلق حسن ظن

حدیث 30

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1325.
[2] صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم: 6077.

وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو کیوں کہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے، لوگوں کے عیوب کی جستجو نہ کرو، لوگوں کی بات کی ٹوہ میں نہ رہو، حرص نہ کرو، آپس میں حسد نہ کرو، آپس میں بغض و عداوت نہ رکھو، آپس میں قطع رحمی نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کی طرح بھائی بھائی بن کر رہو۔''

مسلمان کی تحقیر نہ کی جائے

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوٰى هٰهُنَا، وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ .)) [2]

---

1. صحيح بخاری، كتاب الادب، رقم: 6066.
2. صحيح مسلم، كتاب البر والصلة رقم: 6541.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں حسد نہ کرو، دوسرے کی بولی پر بغیر نیت خرید کے بولی نہ بولو، آپس میں بغض وعداوت نہ رکھو، آپس میں قطع رحمی نہ کرو، کسی دوسرے کے سودے پر اپنا سودا نہ پیش کرو، اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑے، نہ اس کو حقیر سمجھے، تقویٰ یہاں ہے۔ آپ نے تین مرتبہ اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا، آپ نے فرمایا: آدمی کے لیے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی آبرو حرام ہے۔''

مسلمانوں سے باہم اتفاق سے رہیں

حدیث 32

((وَعَنْ أَبِی مُوسَی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ، ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ .))[1]

''اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ایک مضبوط عمارت جیسا ہے اس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھایا (کہ مسلمانوں کو اس طرح باہم وابستہ اور پیوستہ ہونا چاہیے)۔''

[1] صحیح بخاری ، کتاب الادب ، رقم : 6026، صحیح مسلم ، کتاب البر والصلة ، رقم:6585.

مسلمانوں کو ایذاء نہ پہنچائی جائے

حدیث 33

((وَعَنْ اَبِیْ حُرْمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللّٰهُ بِهٖ ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ .)) [1]

''اور سیدنا ابوحرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو ضرر پہنچایا، اللہ تعالیٰ اسے ضرر دے گا، اور جس نے کسی مسلمان کو مشقت میں مبتلا کیا، اللہ تعالیٰ اسے مشقت اور مصیبت میں مبتلا فرمائے گا۔''

ستر مسلم

حدیث 34

((وَعَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ ، وَلَا يُسْلِمُهُ ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [2]

---

[1] سنن ابی داؤد ، کتاب القضاة ، رقم 3635، سنن ترمذی ، کتاب البر والصلة ، رقم : 1940- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

[2] صحیح بخاری ، کتاب المظالم ، رقم : 2442، صحیح مسلم ، کتاب البر والصلة ، رقم : 2580.

''اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (اس لیے) نہ تو خود اس پر ظلم و زیادتی کرے، نہ دوسروں کا مظلوم بننے کے لیے اس کو بے یار و مددگار چھوڑے، اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرے گا، اور جو کسی مسلمان کی تکلیف اور مصیبت کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت کی مصیبتوں میں سے اس کی مصیبت دور کریں گے، اور جو کسی مسلمان کی پردہ داری کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔''

مسلمانوں سے لڑائی جھگڑا مت کیا جائے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴾ (النساء : 93)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے اس کی سزا جہنم ہے، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہوگی اور اللہ نے اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

حدیث 35

((وَحَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے، اور اسے ناحق قتل کرنا کفر ہے۔''

[1] صحيح بخاری، كتاب الايمان، رقم: 48، صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: 64.

مسلمان کی مدد کرنا

حدیث 36

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَّسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَّسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيهِ .)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی دنیا کی مصیبتوں اور سختیوں میں سے کسی مسلمان کی مصیبت کو دور کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز قیامت کی سختیوں میں سے اس کی کوئی سختی دور فرما دے گا، اور جو کوئی کسی تنگ دست کے لیے دنیا میں آسانی پیدا کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لیے آسانی پیدا فرمائے گا اور فرمایا: جو کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالے گا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔''

حرمت مسلم

حدیث 37

((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 6853.

أَخِيهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))[1]

''اور سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی آبرو کی حفاظت کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے چہرے کو آتشِ جہنم سے محفوظ رکھے گا۔''

مسلمانوں کی ملاقات کے لیے جانا

حدیث 38

((وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا .))[2]

''اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کو بخش دیا جاتا ہے۔''

مسلمانوں کے عیوب تلاش نہ کیے جائیں

حدیث 39

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمِنْبَرَ فَنَادَى

---

1. سنن ترمذی، کتاب البر والصلة ، رقم: 1931، مسند احمد ، 449/6، 461۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
2. سنن ترمذئ، كتاب الاستيذان، باب ما جاء فی المصافحة ، رقم: 2727، سنن ابی داؤد، کتاب الادب ، رقم :5212، سلسلة الصحيحة ، رقم :525 .

بِصَوْتٍ رَفِيعٍ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيْمَانُ إِلَى قَلْبِهِ، لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ، وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ.)) [1]

''اور سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے، اور بلند آواز سے فرمایا کہ: اے وہ لوگو! جو زبان سے اسلام لائے ہو اور ان کے دلوں میں ابھی ایمان پوری طرح نہیں اترا۔ مسلمانوں کو ستانے اور عار دلانے اور شرمندہ کرنے اور ان کے چھپے ہوئے عیبوں کے پیچھے پڑنے سے باز رہو، ورنہ اللہ بھی اسے رسوا کرے گا جو کسی مسلمان کو (اس کے عیب تلاش کر کے) رسوا کرے گا اگرچہ وہ اپنے گھر میں ہی کیوں نہ ہو۔''

مسلمان کو گالی مت دو

حدیث 40

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ: نَعَمْ! يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ.)) [2]

---

[1] سنن ترمذی، کتاب البر، رقم: 2032، سنن ابوداؤد کتاب الادب، رقم: 4880۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: 313.

''اور سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے اپنے والدین کو گالی دینا ہے۔ کہا گیا کہ کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! کہ وہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے باپ کو گالی دے، اور وہ اُس کی ماں کو گالی دے، اور وہ اِس کی ماں کو گالی دے۔''

مسلمان کی پیٹھ پیچھے دعا کرنا

حدیث 41

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ، عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهٗ، أَوْمَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَیْتًا لِاِبْنِ السَّبِیْلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَیَاتِهٖ، یَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو جس عمل یا جن نیکیوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے ان میں سے ایک تو علم ہے جسے اس نے سیکھا اور پھر اس کی اشاعت کی، دوسرا نیک اولاد جو اس نے چھوڑی، تیسرا وہ نسخہ قرآن جو اس نے کسی کو تلاوت کے لیے دیا، چوتھا وہ مسجد جو اس نے تعمیر کروائی، پانچواں وہ مسافر خانہ جو اس نے مسافروں کے

[1] سنن ابن ماجه، مقدمه، باب ثواب معلم الناس، رقم: 242۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

لیے بنایا، چھٹا وہ نہر جو اس نے جاری کی، ساتواں وہ صدقہ جو اس نے اپنی زندگی میں صحت مند ہوتے ہوئے اپنے مال سے کیا، ان سب کاموں کا ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اسے پہنچتا رہے گا۔"

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.